© rasailojaraid.com

وفیات

آہ! ناز انصاری

کچھ ہستیاں، جنہیں ہم مسلسل دیکھتے رہتے ہیں، لازوال معلوم ہوتی ہیں۔ ان کے بارے میں یہ وہم وگمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بھی فنا پذیر ہیں اور ایک دن ان کی موت کا غم سہنا ہوگا۔ اس دنیا کی ہر چیز فنا پذیر ہے۔ اگر انسان اس حقیقت کو ہمہ وقت پیش نظر رکھے تو شاید موت کا غم آسان ہو جائے۔

سرکردہ جرنلسٹ اغفار احمد ناز انصاری بھی ان ہی ہستیوں میں سے تھے۔ جن کے بارے میں یہ خیال بھی نہیں تھا کہ ایک دن ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ لیکن "کل من علیہا فان" کے مصداق اس دنیا سے ہر ایک کو جانا ہے۔ حج کے دوران میں میدان عرفات میں ناز انصاری کی رحلت کی خبر بذریعہ فون یہاں دہلی میں اہل خانہ کو ملی۔ اہل خانہ سے حکومت سعودی عرب نے تدفین کے متعلق پوچھا تھا۔ اہل خانہ نے وہیں مکہ معظمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں تدفین کی اجازت دیدی۔ مرحوم حج پر جانے سے پہلے وصیت بھی کر گئے تھے کہ موت ہو جانے کی صورت میں انہیں وہیں دفن کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی یہ دعا یا تمنا بھی پوری کر دی ان کے پسماندگان میں بیوہ، چار لڑکیاں اور چار داماد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اردو صحافت میں ناز انصاری کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ عہد جوانی ہی سے انہیں اخبار نویسی کا شوق تھا۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں ریلوے کی نوکری چھوڑ کر صحافت میں آئے۔ اور روزنامہ اخبار انصاری سے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا، اس کے بعد وہ متعدد روزناموں اور ہفت روزہ اخبارات میں کام کرتے رہے۔ الجمعیۃ، نئی دنیا، پیام مشرق، مشرقی آواز اور تیج میں باقاعدہ ملازمت کرتے رہے۔ الجمعیۃ کے چیف ایڈیٹر کے عہدہ تک پہونچے۔ ان کے علاوہ کئی ہفت روزہ اور ماہناموں میں مستقل طور پر کالم لکھتے رہے۔ اخیر عمر میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنا روزنامہ انتباہ نکالا تھا۔ جو ابھی تک جاری ہے۔ صحافت میں ناز انصاری کی خدمات نصف صدی کا محیط ہیں۔ انہوں نے ایسے وقت میں اپنے قلم سے مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی۔ جب ہندوستان میں ان کا سیاسی اور ملی وجود ہی خطرہ میں پڑ گیا تھا۔ ۱۹۴۷ء کے پرآشوب دور میں، اور اس کے بعد کی خوف، بے اعتمادی اور مایوسی کی دو دہائیوں میں ان کی انقلابی تحریروں نے مسلمانوں کے تن مردہ میں جان ڈالی اور انہیں پھر سے جینے کا حوصلہ دیا۔ وہ پکے نیشنلسٹ تھے اپنے نظریات کے بارے میں انہوں نے کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ مفکر ملت حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ سے ان کے مخلصانہ تعلقات تھے۔ وہ کسی بھی وقت کسی اہم مسئلہ پر صلاح مشورہ کے لیے ان کی خدمت میں آجایا کرتے تھے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان کو اعلیٰ علییین میں درجات عطا کرے۔ آمین۔

بقیہ : تبصرہ

نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔

ایسکوریال کی خانقاہ سے مسلم اندلس کا جو علمی ذخیرہ ہاتھ آیا۔ کیا وہ الگ عنوان کے تحت محتاج بیان نہیں تھا۔ اسی طرح یہ خصوصی اشاعت "السید" (ALSiD) کے بارے میں خاموش ہے۔ یہ ایک ہیرو شخصیت تھی، جسے اسپین کے رجز یہ اشعار میں آج تک یاد کیا جاتا ہے۔

ان کوتاہیوں کے باوجود یہ خصوصی شمارہ اس لائق ہے کہ ہر لائبریری اور ہر صاحب ذوق کے ذاتی کتب خانہ میں ہو۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com